ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ مولانا محمد میاں فاروقی الہ آباد۔ پرنسپل عبدالوہاب بخاری مدراس، پروفیسر محمد اجمل خان۔ مولانا سید علی نقی علی گڈھ۔ سعید احمد اکبر آبادی۔ مسٹر محمد ناصر مسعود سکریٹری۔ اس کے بعد جب کمیٹی کی طرف سے یہ نصاب اور رپورٹ ۱۸ر اپریل کو سنٹرل وقف کونسل کی میٹنگ میں پیش ہوئی تو سب ہی ممبروں نے جو ہندوستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں کے پُر وقار نمائندہ ہیں اس نصاب کو یک زبان ہو کر پسند کیا اور اسے منظور کر لیا۔ اس موقع پر پروفیسر ہمایوں کبیر نے اپنی قلبی مسرت و اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ہماری تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مدارسِ عربیہ کے لئے ایک ایسا نصاب تیار ہوا ہے جس پر تعلیم قدیم و جدید کے نمائندہ حضرات مکمل طور پر متفق ہیں۔ اب یہ نصاب سنٹرل وقف کونسل کی طرف سے طبع ہو رہا ہے، کونسل بطورِ خود جہاں کہیں اور جس طرح اس کے لئے ممکن ہوگا اس نصاب کو نافذ کرے گی لیکن یوں بھی ہمارے جو مدارسِ عربیہ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ مندرجۂ ذیل پتہ سے نصاب کی کاپی طلب، اور اس سلسلہ میں مزید خط و کتابت بھی کر سکتے ہیں۔ پتہ یہ ہے:-

مسٹر محمد ناصر مسعود سکریٹری سنٹرل وقف کونسل ڈی بلاک نمبر ۶۳ ڈیفنس کالونی۔ نئی دہلی ۔۳

پروفیسر ایم ایم شریف۔ اگرچہ اصلاً پنجابی تھے لیکن درحقیقت وہ تھے علی گڈھ کا سرمایۂ گراں پایہ، وہ یہاں طالب علم رہے۔ پھر فلسفہ کے پروفیسر اور صدر شعبہ ہوئے، یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر بھی بنے اور اپنے علم و فضل، اخلاق و عادات اور ہمدردی و محبت کے باعث یونیورسٹی کی سوسائٹی میں نہایت مقبول اور ہر دلعزیز ہو کر رہے، تقسیم کے بعد علی گڈھ کی یہ دولت پاکستان منتقل ہو گئی تو اب اُن کے تحقیقی اور تصنیفی جوہر کھلے، چنانچہ ادب۔ فلسفہ اور اسلامیات پر انھوں نے انگریزی اور اُردو میں اتنی فکر انگیز اور محققانہ کتابیں اور مقالات لکھے جو ایک مصنف کے فخر کرنے اور اس کو علم و ادب کی دنیا میں زندہ جاوید بنانے کے لئے کافی ہیں، اسی بنا پر اُن کو پاکستان میں علمی اعزاز بھی بڑے سے بڑا حاصل ہوا۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامی کے ڈائرکٹر ہوئے، پاکستان فلاسفکل کانگریس کے صدر چُنے گئے۔ پنجاب یونیورسٹی میں فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین مقرر ہوئے۔ ان کا قلم بڑا شگفتہ نگار اور باغ و بہار تھا۔ طبعاً اپنے نام کی طرح نہایت شریف اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے انسان تھے۔ راقم الحروف کی پہلی ملاقات اُس وقت ہوئی تھی جبکہ مسلم یونیورسٹی کی انجمن تمدن و تاریخِ اسلامی کی دعوت پر ۱۹۴۸ء میں راقم نے یونیورسٹی کے یونین ہال میں عمر میں پہلی مرتبہ "مسلمانوں کے زوال کے اسباب" پر تقریر کی تھی اور پروفیسر محمد شریف مرحوم نے اُس جلسہ کی صدارت کی تھی تقسیم کو دادا دیجیے کہ